www.KitaboSunnat.com

ایک باپ کا اپنے آخری لمحات میں اپنے بیٹے کے نام

وصیت نامہ

ترتیب

محمد عظیم حاصل پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (البقرۃ:۲/ ۱۸۰)

تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور کوئی خیر (مال) چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے، پرہیز گاروں پر یہ حق ہے اور ثابت ہے۔"

خیر اور نیکی کی نصیحتیں اور وصیت کرنا انبیاء کا طریقہ ہے لیکن موت کے قریب اپنے مال سے ثلث سے کم ورثاء کے علاوہ کے لیے وصیت کرنا درست ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا حَقُّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) (بخاری، الوصایا (۲۷۳۸)

"کسی بھی مسلمان کے لیے جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز ہو درست نہیں کہ وہ دو راتیں بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کیے بغیر گزارے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی نصیحت یا وصیت کرتے رہتے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ میرے دلی دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بندے کو اپنے اہل خانہ اپنی اولاد کو وصیت کرتے رہنا چاہیے اس کتابچہ میں بھی ایک باپ کی اپنی اولاد کو وصیتیں ہیں جن کا زیادہ تر تعلق مرگ الموت اور فوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے تدفین تک ہے، جس میں ایک باپ اپنے بیٹوں کو کہتا ہے کہ اے میرے بیٹو! میرے مرنے کے بعد تم نے کیسے زندگی گزارنی ہے اور میرے مرنے سے لے کر میری تدفین تک اور بعد میں میرے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے۔ کو ذکر کیا گیا ہے، ہر بیٹے کو یہ وصیتیں اپنے لیے تصور کر کے اپنے دنیا سے جانے والے پیاروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے۔ اور مرگ الموت سے تدفین اور مابعد اپنی زندگی میں اپنے تمام فوت شدگان کے لیے ایسے اعمال کرنے چاہیے جن سے ان کو کچھ نہ کچھ فائدہ ہو۔

دعا ہے اللہ تعالی ہمیں اپنے والدین اور عزیز واقارب کے حقوق وہ زندگی سے تعلق رکھتے ہوں خواہ موت یا مابعد الموت اور ہماری اولاد کو ہمارے حقوق صحیح ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

مرتب

محمد عظیم حاصل پوری

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے میرے پیارے بیٹے!

یہ مختصر سا وصیت نامہ میں تمہارے نام کر رہا ہوں اس پر خود اور اہل و عیال سے حرف بہ حرف عمل کروانا۔ میں تمہیں بھی وہ تمام وصیتیں کرتا ہوں جو انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و سلف صالحین نے اپنے اہل و عیال کو کیں۔

اے میرے پیارے بیٹے!

میرے بعد توحید پر قائم رہنا' یہی وصیت انبیاء علیہم السلام اپنے بیٹوں کو کیا کرتے تھے جب سیدنا نوح u کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: میں تجھے ایک نصیحت کرتا ہوں' میں تجھے دو کام کرنے کا حکم دیتا ہوں اور دو کاموں سے منع کرتا ہوں۔ میں تجھے لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰــہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اگر ترازو کے ایک پلڑے میں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں رکھ دی جائیں اور دوسرے پلڑے میں لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ رکھا جائے تو لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ والا پلڑا (زیادہ وزنی ہونے کی وجہ سے) جھک جائے گا۔ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک بند حلقہ بن جائیں' تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نہیں جدا جدا کر دے گا۔

[مسند أحمد(٢/ ١٧٠)(٦٥٨٣)اسناده صحیح]

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو اللہ کی توحید اور اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کی نصیحت فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾

"بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں۔" [البقرة:١٣٣]

حضرت لقمان رحمہ اللہ نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

﴿ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾

"اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔" [لقمان:١٣]

اے میرے پیارے بیٹے!

اگر میں بیمار ہو جاؤں تو میری عیادت کرنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "مریض کی عیادت کرو۔" (بخاری:المرض (٥٦٤٩)

مریضوں کی عیادت ہمیشہ کرنا کیونکہ مریض کے پاس اللہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت کیوں نہ کی؟ وہ کہے گا اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا تو تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے؟ لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس مریض کی عیادت کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

(صحیح مسلم ،البر والصلة (٢٥٦٩)

مریض کے پاس فرشتے بھی ہوتے ہیں اور مریض کے پاس آدمی جو بھی بات کہتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (صحیح مسلم ،الجنائز (٩١٩) اس لیے مریض کے پاس ہمیشہ اچھی بات کہنا۔

اے بیٹا اگر میں بیمار ہو جاؤں تو میری وجہ سے پریشان نہ ہونا بلکہ مجھے زیادہ زیادہ وقت دینا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔پس تو یہی سمجھنا کہ تو جنت کے باغیچے میں بیٹھا ہوا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پاس عیادت کے لیے آتا ہے تو وہ مریض کے پاس آکر بیٹھنے تک جنت کے پھل چنتا آتا ہے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس پر رحمت سایہ فگن ہو جاتی ہے اگر (عیادت) صبح کے وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسے دعائیں دیتے رہتے ہیں۔ اور اگر شام کے وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اسے دعائیں دیتے رہتے ہیں۔

(ابن ماجه ، الجنائز (١٤٤٢) صحيح)

بیٹا میں بیمار ہو تو مجھے دم کرنا رسول اللہ ﷺ کو بھی حالت مرض میں سیدہ عائشہ آخری تینوں سورتیں پڑھ کر دم کرتیں تھی۔ (بخاری ، الطب (٥٧٣٥)

اے میرے پیارے بیٹے!

جب میرا آخری وقت ہو تو مجھے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا کیونکہ نبی ﷺ کا یہی فرمان ہے :(مسلم :٩١٦) میری روح پرواز کرنے کے بعد میری آنکھیں کھلی رہ جائیں تو انہیں بند کر دینا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنے مردوں کے پاس حاضر ہو انکی آنکھیں بند کر دیا کرو بے شک نظر روح کا پیچھا کرتی ہے۔ (صحیح ابن ماجه :١١٩٠)

اے میرے پیارے بیٹے!

میری وفات پر صبر سے کام لینا، صبر کا بدلہ جنت ہے اور اگر تیری آنکھ سے آنسو نکل آئیں تو وہ اللہ کی رحمت ہے لیکن میرے قریب چیخنا چلانا نہ اور نہ بال نوچنا، نہ گریبان پھاڑنا کیونکہ ایسا کرنے والے کا رسول اللہ سے کوئی رشتہ نہیں رہتا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے (کسی کی موت پر) رخساروں کو پیٹا، گریبان کو پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں کہیں وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری :١٢٩٤)

اور عورتوں کو نوحہ کرنے سے منع کرنا کیونکہ یہ عمل خلاف سنت ہے اور عورتوں کو خواہ اپنے گھر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یا قریبی رشتہ داری والی انہیں صبر کی تلقین کرنا ورنہ انہیں روز قیامت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو روز قیامت اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کُرتا اور خارش کی قمیص ہوگی۔ (مسلم: ۹۳٤) میں ایسے تمام افعال سے بری ہوں جیسا کہ نبی ﷺ نے برأت کا اعلان کیا۔

اے میرے پیارے بیٹے!

مجھے غسل خود دینے کی کوشش کرنا تاکہ میرا پردہ غیروں کے سامنے نہ کھلے اور غسل دینے پر جو اجر ملے وہ بھی تجھے ہی ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو غسل دیا اور اس کے عیبوں کو چھپایا۔ اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرمائیں گے۔ (مستدرك حاكم (١/ ٣٥٤)(٣٦٢) یا پھر مجھے غسل صاحب علم انسان دیں جو سنت طریقہ جانتے ہوں۔

بیٹا میں تجھ کو غسل کا طریقہ بھی بتاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھایا تھا۔

۱۔ سب سے پہلے انگوٹھی، گھڑی وغیرہ اتار لینا۔

۲۔ میرے جسم کو غسل کے لیے لیٹا کر جسم پر ناف سے گھٹنوں تک کوئی کپڑا ڈال لینا، پھر کپڑے اتارنا، دوران غسل شرمگاہ پر نظر نہ ڈالنا اور کوشش کرنا کپڑے کے بغیر ہاتھ جسم کو نہ لگانا۔

۳۔ پیٹ دبانا تاکہ بول و براز اگر ہو تو نکل جائے پھر ہاتھ پر کپڑے کا دستانہ چڑھا کر پانی سے استنجا کروانا۔

۴۔ ناک، دانت، منہ اور کانوں کی صفائی گیلی روئی سے اچھی طرح کرنا۔

۵۔ پھر وضو کروانا جیسا کہ زندہ شخص کرتا ہے۔ پہلے ہاتھ دھونا تین تین مرتبہ پھر روئی گیلی کر کے کلی، ناک کی صفائی وغیرہ کرنا۔ پھر بازو دھونا، سر کا مسح کرنا اور آخر میں پاؤں دھونا۔

(بخاری (١٢٥٥) ومسلم (٣٣٨)(٩٣٩)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ پھر غسل کے لیے سارے بدن پر پانی ڈالنا، پانی میں خوشبو، بیری کے پتے، کافور وغیرہ ملا لینا اور غسل کرواتے وقت اچھا صابن یا شیمپو استعمال کرنا۔ غسل طاق مرتبہ دینے کی کوشش کرنا (بخاری، الجنائز (۱۲۵۳)

۷۔ غسل کے بعد تو خود غسل یا وضو کر لینا یہ سنت نبوی ﷺ ہے۔

(ابو داود(۳۱۶۱)والحاکم (۱۴۶۶)

اے میرے پیارے بیٹے!

غسل کے بعد کفن دینے کی باری آئے تو میرے لیے خود اچھا اور صاف کفن کا انتظام کرنا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے جب تم اپنے مسلمان بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن دو۔(مسلم، الجنائز (۹۴۳) اور کوشش کرنا میرا کفن میری یا تیری حلال کمائی سے ہو کیونکہ کفن پہنانے کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، جس نے مسلمان کو کفن پہنایا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کے ریشم کا لباس پہنائے گا۔(مستدرك حاکم (۱/ ۳۵۴)(۳۶۲)والسنن الکبری للبیھقی (۳/ ۳۹۰)(۶۶۵۵)

میرا کفن تین کپڑوں کا بنانا کیونکہ نبی ﷺ کو بھی تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔(بخاری :۱۲۶۴) نیز کفن میں سفید رنگ کو نبی ﷺ نے مستحب گردانا ہے۔لہذا اسی کو میرا کفن بنانا ۔(صحیح ابی داود (۳۲۸۴)

اور میرے کفن کے اوپر کوئی لکھائی یا کلمے والی چادر نہ ڈالنا کیونکہ میت کے کفن پر قرآنی آیات کلمہ شہادت، اہل بیت کے اسماء اور دیگر دعائیہ کلمات لکھنا کسی بھی حدیث مصطفیٰ ﷺ سے ثابت نہیں، نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوت ہوئے، آپ کی بیٹیاں، بیٹے، زوجہ محترمہ وغیرہم اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ ﷺ یا آپ کے صحابہ کرام میں سے کسی کے بارے میں یہ بات ثابت نہیں کہ انھوں نے کفن پر دعائی کلمات وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھے ہوں۔

امام ابن الصلاح رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: ''کیا کفن پر قرآنی سورتیں یس، الکھف یا جو بھی سورت چاہے لکھنا جائز ہے یا یہ حلال نہیں کہ میت کے بدن سے پیپ نکلے اور آیات مقدسہ اور اسماء مبارکہ پر بہہ جانے کے خوف سے، تو انھوں نے جواب دیا۔ ''یہ جائز نہیں ہے۔''

فتاوی رسائل ابن الصلاح (۱/ ۲٦۲)

اے میرے پیارے بیٹے!

جب میں فوت ہو جاؤں تو میری میت کو زیادہ دیر روکے نہ رکھنا بلکہ جلد از جلد تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر میرا جنازہ لے جانا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کے ساتھ (تجہیز و تکفین میں) جلدی کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس بھلائی کو طرف نزدیک کر رہے ہو اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔'' (بخاری: ۱۳۱۵)

اے میرے پیارے بیٹے!

میرے جنازے کے ساتھ چلنے والے باآواز بلند کلمہ شہادت ''لا الہ الا اللہ'' کے نعرے نہ لگائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا بلکہ وہ اس بات کو نہ پسند کرتے تھے۔ (بیہقی: ٤/ ٧٤)

علامہ ابن الہمام حنفی لکھتے ہیں کہ: ''جنازے کے ساتھ چلنے والے کے لیے بلند آواز سے ذکر اور قرأت قرآن کرنا ناپسند (مکروہ) ہے اسے دل میں (ذکر وغیرہ) کرنا چاہیے۔''

فتح القدير شرح هداية (۲/ ۹۷)

اسی طرح فتاوی عالمگیری میں ہے کہ: ''جناز کے ساتھ چلنے والوں پر خاموشی لازم ہے اور ان کے لیے بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن کی قرأت کرنا مکروہ ہے جیسا کہ طحاوی کی شرح میں ہے۔''

فتاوی عالمگیری (۱/ ۱٦۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے پیارے بیٹے!

قبر کی کھدائی میں حصہ لینے کی کوشش کرنا کیونکہ میں چاہتا ہوں تمہیں سب سے زیادہ اجر ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت کے لیے قبر کھودی اور اسے اس میں دفن کیا تو اس کے لیے اتنا ثواب ہے کہ جیسے اس نے کسی کو قیامت تک کے لیے رہائش فراہم کر دی ہے۔" (مستدرك حاكم (١٣٤٠)

قبر کو گہری، کشادہ، وسیع اور صاف ستھری بنانا۔ (نسائی، الجنائز (٢٠١٢) صحیح

اگر ہو سکے تو میری قبر لحد بنانا کیونکہ نبی ﷺ کی بھی قبر لحد تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"جب نبی کریم ﷺ رحلت فرما گئے تو مدینہ میں ایک آدمی لحد (بغلی) قبر بناتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر بناتا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم استخارہ کرتے ہیں اور ان دونوں کی طرف آدمی بھیج دیتے ہیں۔ ان میں سے جو بھی پیچھے رہ گیا ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ پھر ان دونوں کی طرف پیغام بھیج دیا گیا تو لحد (بغلی) قبر بنانے والا پہلے آ گیا لہٰذا اس نے نبی ﷺ کی قبر (لحد) بغلی بنائی۔

ابن ماجة، الجنائز (١٥٥٧) حسن

مجھے قبر میں اتارنے کے لیے میرا سر قبر میں پہلے داخل کرنا اور پاؤں بعد میں یعنی قبر کے پاؤں کی طرف سے مجھے قبر میں اتارنا یہی سنت نبوی ﷺ ہے۔ (ابو داؤد (٣٢١١) صحیح

اور مجھے قبر میں اتارتے وقت وہی دعا پڑھنا جو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے یعنی:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ الله ﷺ))

"(میں میت کو) اللہ کے نام سے، اللہ کے حکم پر اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر (قبر میں داخل کرتا ہوں)" (ترمذی، الجنائز (١٠٤٦) صحیح

قبر میں میرا چہرہ قبلہ کی طرف موڑ دینا۔ (مختصر أحكام الجنائز (١٨٣)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحد قبر کو بند کرنے کے لیے کچی اینٹیں لگانا۔سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد والی قبر بنائی گئی اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی گئیں۔

(ابن حبان(٦٦٣٥)صحیح

میری قبر پر کم از کم تین لپ مٹی ضرور ڈالنا یہ سنت نبوی ہے۔(ابن ماجه (١٥٦٥)صحیح

میری قبر زمین سے ایک بالشت اونچی رکھنا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ایک بالشت اونچی رکھی گئی تھی تا کہ وہ زمین سے اونچی ہو کر نمایاں ہو جائے اور اسکی بے حرمتی نہ ہو۔

(السنن الکبری للبهقی (٦٧٣٦)حسن

میری قبر کو اونٹ کی کوہان نما بنانا۔سفیان بن دینار التمار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر دیکھی کہ وہ اونٹ کی کوہان کی طرح تھی۔(بخاری ، الجنائز (١٣٩٠)

میری قبر کی مٹی پر ہلکا سا پانی کا چھڑکاؤ کرنا تا کہ مٹی جم جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے بیٹے ابراھیم کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا تھا۔(الصحیحة(٣٠٤٥)

میری قبر کو پختہ (پکا) نہ بنانا اور نہ ہی اس پر کوئی عمارت (قبہ،مزار) بنانا اور نہ ہی اس پر میرے نام کی تختی آویزاں کرنا کیونکہ ان سب افعال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(مسلم (٩٧٠)وترمذی (١٠٥٢)

میری قبر پر کسی کو سورۃ یٰسین یا قرأتِ قرآن کے لیے نہ بیٹھانا کیونکہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔(فتاوی اسلامیه (٢/ ٥٢)

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:"امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک قبروں کے پاس قرآن پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بدعت ہے اس کے بارے میں حدیث وارد نہیں ہے شارح احیاء العلوم کا بھی یہی بیان ہے۔"

الفقه الأكبر (ص ١١٠)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے پیارے بیٹے!

تدفین کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر لمبی دعا کرنا یا کسی نیک اور صالح شخص سے کروانا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت کی جب تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو یقیناً اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔ (ابو داود، الجنائز (۳۲۲۱)

آجکل ایک بدعت عام ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان و اقامت کہی جاتی ہے یہ صریح بدعت ہے۔ میں اس سے بری ہوں۔

نیز میری قبر پر چراغ روشن نہ کرنا یہ ایک بدعت ہے جو حرام ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۴۰)

اے میرے پیارے بیٹے!

میری نماز جنازہ ممنوعہ اوقات میں نہ ادا کی جائے اور نماز جنازہ کے بعد جو لوگ اجتماعی دعا کرتے ہیں وہ بھی نہ کی جائے کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں۔ (فتاوی اسلامیہ ۲/ ۳۰)

اے میرے پیارے بیٹے!

کوشش کرنا میرا جنازہ تم خود پڑھنا اور میرے لیے اللہ سے رو رو کر لمبی دعائیں کرنا یا پھر میری نماز جنازہ پڑھانے کے لیے ایسے آدمی کو کھڑا کرنا جو عقیدہ توحید، خوف خدا رکھنے والا ہو۔ اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ صوم وصلوۃ کا پابند ہو اور میری نماز جنازہ کے لیے میرے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو دعوت دینا، کوشش کرنا میرے جنازے میں وہ لوگ کثرت سے شامل ہوں جو موحد، توحید پرست ہوں، کیونکہ انکی وجہ سے مرے والے کو فائدہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جس میت پر مسلمانوں میں سے چالیس ایسے افراد نے جنازہ پڑھا جو موحد تھے مشرک نہ تھے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس میت کے حق میں ان کی سفارش قبول فرمائیں گے۔ (صحیح مسلم، الجنائز (۹۴۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس میت پر مسلمانوں کا ایک گروہ جن کا عدد سو تک پہنچتا ہو نماز جنازہ پڑھے وہ سب اس کے لیے سفارش کریں گے تو اس (میت) کے حق میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔ (مسلم ، الجنائز (٩٤٧)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر ٹھہرتے اور فرماتے:

''اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو یقیناً اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے''

ابو داؤد، الجنائز (٣٢٢١) والحاکم (١/ ٣٧٠) صحیح

اے میرے پیارے بیٹے!

میری وفات کے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں روز مجالس قائم نہ کرنا کیونکہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ تو ایک مروجہ رسم ہے، دین نہیں جو اسلام سے دور لوگوں نے ایجاد کر رکھی ہے اور جو بھی چیز نبی ﷺ کے بعد دین میں ثواب کے نام پر ایجاد کی جائے وہ بدعت ہے اور بدعت گمراہی اور جہنم کا سبب ہے۔ (فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (٩/ ١٥٣)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور تدفین کے بعد کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔'' ابن ماجة ، الجنائز (١٦١٢) صحیح

اس کے برعکس اسلام نے تو اہل میت کے لیے آسانی کا راستہ نکالا تھا کہ اس کے گھر میں جا کر کھانے کی بجائے انہیں کھانا تیار کرا کے کھلاؤ۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جب جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کو ایسی (پریشان کن) خبر ملی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جوانہیں کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔“

أبو داؤد، الجنائز (۳۱۳۲) والترمذی (۹۹۸) حسن

اے میرے پیارے بیٹے!

میری وفات کے بعد گھر میں یا گھر کے باہر تیرے پاس میری تعزیت کرنے لوگ آئیں گے، ہر کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا نہ کرنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ طریقہ نہیں تھا آپ ﷺ تو آتے میت کے اہل وعیال کو صبر کی تلقین اور ثواب کی امید دلاتے اور یہ الفاظ کہتے تھے:

(اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ) (بخاری: ۱۲۸٤)

”یقیناً اللہ تعالیٰ کی ہی ہے جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا تھا اور ہر چیز اسکی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو“

اے میرے پیارے بیٹے!

اگر میں اس حال میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں کہ مجھ پر قرض ہے تو فوراً اپنی یا میری جائیداد سے ادا کر دینا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی روح قرض کے ساتھ اس وقت تک معلق رہتی ہے جب تک اسے ادا نہیں کر دیا جاتا۔“ (صحیح ابن ماجه: ۱۹۵۷)

رسول کریم ﷺ سے ایک صحابی نے پوچھا اگر میں دشمنان اسلام سے لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تیرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔“ وہ یہ مسئلہ پوچھ کر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو بلاؤ۔ وہ واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شہادت فی سبیل اللہ سے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے، لیکن قرضہ معاف نہیں ہوگا۔ یہ بات جبریل امین نے ابھی مجھے بتائی ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری، الحوالة (۲۲۹۱)

اے میرے پیارے بیٹے!

ہمیشہ میرے لیے دعائے خیر کرتے رہنا کیونکہ زندوں کی دعائیں فوت شدگان کے لیے نفع مند ثابت ہوتیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان والوں کی دعا نقل فرمائی ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاؤُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُونَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [الحشر:۱۰]

"جو (ایمان والے) بعد میں آئے وہ کہتے ہیں یا اللہ! ہمیں بخش دے، معاف کر دے اور ہمارے وہ بھائی جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے ان کو بھی بخش دے۔ اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کسی قسم کا حسد اور کینہ نہ رکھ، یا اللہ تو بڑی شفقت کرنے والا اور بڑی رحمت کرنے والا ہے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ نے فوت شدگان کے لیے دعا کا حکم فرمایا ہے:

((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ))

"جب آپ نماز جنازہ پڑھیں تو میت کے واسطے خالص ہو کر اخلاص سے دعا کریں۔"

سنن ابی داود، الجنائز، باب الدعاء للمیت (۳۱۹۹) و ابن ماجة (۱۴۹۷)

اے میرے پیارے بیٹے!

اپنی وسعت کے مطابق میرے لیے صدقہ و خیرات کرنا کیونکہ صالح اولاد کے صدقے اور دعا سے اللہ مرنے والے کو اجر عطا کرتے ہیں۔ اس سے عذاب کی تخفیف کرتے ہیں اور جنت میں بلند مرتبہ عطا کرتے ہیں۔ جیسا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَنَّى هٰذَا؟ فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے ۔کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ درجہ تجھے تیرے بیٹے کے استغفار کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔

(ابن ماجه (٣٦٦٠) الصحيحة (١٥٩٨)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔

صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ — صدقہ جاریہ

أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ — ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں

أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ — نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے

مسلم (١٦٣١) و ابو داؤد، الوصايا، باب ما جاء فى الصدقة عن الميت (٢٨٨٠)

اے میرے پیارے بیٹے!

کبھی کبھار قبرستان آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر میرے لیے دعا کرنا' رسول اللہ ﷺ بھی قبرستان جا کر دعا کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے:

((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ))

''سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت فرمائے اور پیچھے جانے والوں پر ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم، الجنائز (۲۲۵۶) والنسائی (۲۰۳۶)

اے میرے پیارے بیٹے!

میرے بعد میرے رشتہ دار عزیز و اقارب اور دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا یہ گویا میرے ساتھ ہی نیکی ہوگی۔ بیٹا تیرے سامنے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مثال بہترین نمونہ ہے' ابن دینار رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ سر پر باندھ لیتے، اس دوران کہ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے، آپ کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا آپ نے اس سے پوچھا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں، آپ نے اسے وہ گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ بھی عنایت فرما دیا اور کہا اس کے ساتھ اپنے سر کو باندھ لے پس ابن عمر کے بعض ساتھیوں نے ان سے کہا اللہ تعالی آپ کو معاف فرمائے آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ دوران سفر آرام کرتے تھے، وہ عمامہ بھی دے دیا جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو باندھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے، کہ آدمی اپنے باپ کے (مرنے کے بعد) اس کے دوستوں سے تعلق برقرار رکھے اور ان سے حسن سلوک کرے"

(اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ اس کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

صحیح مسلم، البر والصلاۃ (۲۵۵۲)

اے میرے پیارے بیٹے!

میں تمہیں نماز پنجگانہ کی نصیحت کرتا ہوں اس کو نہ چھوڑنا کیونکہ یہ کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے آخری لمحات میں اپنی تمام امت کو اسی کی وصیت کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''نماز، نماز اور تمہارے زیردست (یعنی غلام اور لونڈیوں کا) خیال رکھنا۔''

ابن ماجه، الوصايا، (٢٦٩٧)

اور حکیم لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا:

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ [لقمان : ١٧]

''اے میرے پیارے بیٹے! نماز کی پابندی کرو''

اور اسی طرح سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے کو نماز میں خشوع کی وصیت کی تھی کہ:

''اے بیٹا ہر نماز الوداعی سمجھ کر پڑھنا اور نماز پڑھتے ہوئے یہ ذہن میں رکھنا کہ تجھے دوبارہ نماز کا موقع نہ مل سکے گا۔ اے میرے بیٹے! خوب ذہن نشین کر لے کہ مومن دو بھلائیوں کے درمیان ہوتا ہے اور دنیا فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ ایک بھلائی جو اس نے آگے بھیج دی اور دوسری جس کو اس نے مؤخر کر دیا۔''

[صفة الصفوة (١/ ٤٩٦)]

اے میرے پیارے بیٹے!

سود، شراب، رشوت اور حرام کی کمائی سے بچنا۔ یہ گناہ انسان کو تباہ کر دیتے ہیں ہر ایک سے اچھا برتاؤ کرنا، برائی کا جواب بھلائی سے دینا، ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف اور حسن سلوک سے پیش آنا۔ مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنا، کوئی ایسا عمل نہ کرنا جس کی وجہ سے کل شرمندگی اٹھانی پڑے۔

اے میرے پیارے بیٹے!

تیرے لیے بطور نمونہ چند اہل بصیرت جن میں سرفہرست محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کی آخری ایام میں کی گئی نصیحتیں لکھ دیتا ہوں تاکہ تو ان کی راہنمائی میں اپنی کمزوریوں کو دور کر سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیتیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کومساجد (سجدہ گاہ) بنایا۔ بخاری، الصلاۃ (٥٥)(٤٣٥)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تم لوگ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے۔
موطامالك، الجامع (١٦٩٦)

پھر آپ ﷺ نے انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں وصیت فرمائی کیونکہ وہ میرے قلب جگر ہیں انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے مگر ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔لہذا ان کے نیکوکار سے قبول کرنا اوران کے خطا کار سے درگزرکرنا۔ایک روایت کے مطابق ارشاد فرمایا لوگ بڑھتے جائیں گے مگر انصار گھٹتے جائیں گے یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح ہوجائیں گے۔ بخاری، مناقب الانصار (٣٧٩٩)

پھر آپ ﷺ نے تین وصیتیں فرمائیں:

١......یہود ونصاریٰ اور مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا۔

٢......وفود کی اسی طرح نوازش کرتے رہنا جس طرح آپ ﷺ کیا کرتے تھے۔

٣......البتہ تیسری بات راوی بھول گیا۔غالبا یہ کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کی وصیت تھی یا لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کرنے کی وصیت تھی ،یا پھر آپ ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ نماز اور تمہارے زیردست، یعنی غلاموں اور لونڈیوں کا خیال رکھنا۔ ابوداؤد، الادب (٥١٥٦)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اپنے اہل وعیال کو وصیت:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے اہل وعیال اور اولاد کو چند وصیتیں کیں کہ: "اگر میں فوت ہوجاؤں تو کسی کو میری وفات کی اطلاع مت دینا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ نعی نہ ہو اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نعی (جاہلیت کے طریقے پر اعلانِ وفات) سے منع فرماتے تھے۔" ترمذی، الجنائز (٩٨٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی اپنے بیٹے کو وصیت:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے عامر بیان کرتے ہیں کہ انکے والد گرامی نے مرض الموت میں وصیت کی کہ: ''میرے لیے لحد (بغلی قبر) بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا۔'' ابن ماجه ، الجنائز (١٥٥٦) صحيح

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل دیں۔ (دار قطنی (٢/ ٧٩)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت وصیت:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی: ''جب تم میرا جنازہ لے کر چلو تو جلدی کرنا، میرے پیچھے آگ مت لے کر چلنا۔''
میری لحد (یعنی بغلی قبر) پر کوئی ایسی چیز نہ رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو۔ میری قبر پر عمارت مت بنانا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ہر مصیبت کے وقت اونچی آواز نکالنے والی، پریشانی کے وقت اپنے سر کے بال منڈوانے والی اور آفت کے وقت اپنے کپڑے پھاڑنے والی عورت سے بری ہوں۔ لوگوں نے کہا آپ نے اس بارے میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔''

(احكام الجنائز وبدعها (ص/ ١٨)واحمد (٤/ ٣٩٧)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات وصیت:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ: ''جب میں مر جاؤں تو میرے جانے کے ساتھ نوحہ کرنے والی اور آگ جلانے والی نہ جائے اور جب تم مجھے دفن کرلو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پھر قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے قریب کھڑے ہو جانا اور اونٹ کے نحر کرنے کے وقت تک اور گوشت تقسیم کرنے تک وہاں ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ میں مانوس ہو جاؤں تمہارے ساتھ اور میں دیکھوں کہ کس کے ساتھ میں اللہ کے بھیجے ہوؤں کو لوٹاؤں۔ مسلم، الایمان (۱۲۱)

فقیہ مدینہ حضرت سعید بن مسیّب کی قریب المرگ میں وصیت:

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہما نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں یہ وصیت کی کہ جب فوت ہو جاؤں تو میری قبر پر خیمہ نہ لگایا۔ میرے پیچھے آگ نہ جلانا۔ میری وفات کے بارے میں کسی کو نہ بتانا (کہیں جاہلیت والی نعی نہ ہو جائے) میرے لیے میرا رب ہی کافی ہے۔ بس میرے لیے وہ چار افراد ہی کافی ہیں جو میری چار پائی اٹھا کر مجھے رب تک پہنچا دیں۔ کوئی خاتون میرے غم میں روتی ہوئی میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کہے جو مجھ میں نہیں پائی جاتی اسکے بعد انہوں نے ان دیناروں کو دیکھا جو انکے پاس پڑے ہوئے تھے دیکھ کر فرمانے لگے الٰہی! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف اس لیے ورثہ میں چھوڑے ہیں کہ ان سے میرے خاندان اور دین کی حفاظت ہو۔ اسکے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرواز کر گئی۔ آپ کی وفات ۹۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اس وقت ولید بن عبدالملک کی حکمرانی تھی۔

(فقہائے مدینہ، ص:۷۱۔۷۲)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی اپنے بیٹے حماد کو وصیت:

اے میرے بیٹے! بدعت سے بچنا۔ اور کتاب اللہ وحدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا مسائل میں کبھی تخریج وتاسیس، قیاس واستدلال اور اپنے اجتہادات سے کام نہ لینا۔

(سیرت الائمہ ص:۶۲)

امام ابو یوسف یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے بیٹے کو وصیت:

اے میرے بیٹے! کتاب وسنت کو کسی صورت میں نہ چھوڑنا۔ شرک وبدعت کو قریب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بھٹکنے دینا اور اگر تم بھی قاضی بنا دیئے جاؤ تو کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کے مطابق فیصلے کرنا۔ (سیرت الائمہ ص:۱۵۱)

سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے بیٹے کو وصیت:

سلطان محمد فاتح عہد عثمانی کے مشہور خلیفہ ہیں انہوں نے ۲۳ سال کی عمر میں قسطنطنیہ کو فتح کیا ۔جب انکی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور چند وصیتیں کیں:

اے میرے بیٹے! میں موت کے کنارے پر کھڑا ہوں۔کسی وقت بھی موت آسکتی ہے مگر مجھے افسوس نہیں اس لیے کہ میں اپنے بعد تمہارے جیسی لائق اولاد چھوڑ کر جا رہا ہوں۔اپنی قوم کے ساتھ عدل وانصاف اور رحم وکرم کا برتاؤ کرنا۔بغیر کسی تمیز کے رعایا کے ساتھ یکساں سلوک کرنا اور دینِ اسلام کو پھیلانے کی پوری کوشش کرنا کہ یہ روئے زمین کے

تمام حکمرانوں پر فرض ہے۔دین کو ہر کام پر مقدم رکھنا اور ایسے اشخاص کو اپنا ملازم نہ رکھنا جو دین کو اہم نہیں سمجھتے ،کبیرہ گناہوں سے نہیں بچتے اور فحاشی کو پسند کرتے ہیں۔بدعات وخرافات سے دور رہنا اور ایسے لوگوں سے دور رہنا جو ان کاموں کو پسند کرتے ہیں اور ان کو بجا لاتے ہیں

اپنے ملک میں جہاد کے جھنڈے کو کبھی سرنگوں نہ ہونے دینا۔بیت المال کی حفاظت کرنا۔اس میں بے جا خرچ نہ کرنا اور ہاں خبردار! کبھی بھول کر بھی اپنی رعیت کے مال ودولت کی طرف نہ دیکھنا۔البتہ اسلام کی اجازت کیمطابق اس میں تصرف کر سکتے ہو۔نیز محتاجوں کی روزی کا بندوبست کرنا۔حقداروں پر خرچ کرنا اور انکی عزت وتکریم کرنا۔

(سنہرے اوراق ص:۱۰۳، ۱۰۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ ' فضائل وطریقہ

وفات پانے والے کا نماز جنازہ ادا کرنا مسلمان کا حق ہے اور مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے حکم دیا: (صَلُّوا عَلٰی صَاحِبِکُمْ) ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو ۔''(ابو داود (۲۷۱۰) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جنازے میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اس دو قیراط کا ثواب ملتا ہے ہے پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا: کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر ۔صحیح مسلم کے الفاظ ہیں کہ ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔(بخاری (۱۳۲۵) و مسلم (۹٤٥)

نماز جنازہ پڑھنے کا مختصر طریقہ

۱۔ میت اگر مرد ہے تو اسکے سر کے برابر امام کھڑا ہوگا اور اگر عورت ہے تو امام میت کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔ (صحیح ابی داود (۲۷۳۵)

۲۔ خالص نیت کے ساتھ باوضو ہوکر صف بندی کریں ،صفوں کا طاق بنانا کوئی ضروری نہیں جیسا کہ صحیح مسلم (۹۵۲) میں آتا ہے۔ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ میں رسول اللہ ﷺ نے دو صفیں بنائیں۔

۳۔ صف بندی کے بعد اپنے ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں تک اٹھاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہیں اور دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھ لیں۔

۴۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھیں اور قرآن مجید کی کوئی سی صورت پڑھیں پھر دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور دوسری تکبیر ''اللہ اکبر'' کہیں اور درود ابراہیمی پڑھیں پھر اسی طرح تیسری تکبیر ''اللہ اکبر'' کہیں اور میت کے لیے خلوص دل سے دعائیں مانگیں پھر حسب سابق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی تکبیر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سلام پھیر دیں۔

جنازے میں قرأت سری اور جہری دونوں میں رخصت ہے۔

۱......جہری جنازے کی دلیل

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں پڑھیں میں نے وہ دعائیں یاد کرلیں۔

مسلم، الجنائز باب الدعاء للميت فى الصلاة (٩٦٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نماز جنازہ پڑھایا اور انہوں نے

''اس میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھی اور اونچی آواز سے قرأت کی پھر جب فارغ ہوئے تو فرمانے لگے یہ سنت اور حق (جائز) ہے۔''

نسائی، الجنائز، باب قرأة فاتحة الكتاب على الجنازة (١٩٧٨) صحيح

۲......سری نماز جنازہ کی دلیل

حضرت ابوامامہ بن سہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

''نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد ہلکی آواز میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے پھر تین تکبیریں کہی جائیں اور آخری تکبیر کے ساتھ سلام پھیر دیا جائے۔''

نسائی، الجنائز، باب الدعاء (١/ ٢٨١) صحيح

تیسری کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

١......(اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ أَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ) (مسلم (٩٦٣)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت دے، اس سے درگزر فرما، اسکی باعزت مہمان نوازی کر، اسکی قبر کو کشادہ کر دے، اسے پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف ستھرا کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے، اسے اسکے گھر سے بہتر گھر، اسکے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال، اسکی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما۔ اور اسے عذاب قبر اور عذابِ جہنم سے محفوظ رکھ۔

۲......اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے حاضر، ہمارے غائب، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھیا سے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے فوت کرے تو اسے حالت ایمان میں فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس (مرنے والے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اسکے بعد گمراہ نہ کرنا۔ (ابو داود (۳۲۰۱)

۳......(اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَاَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)

" اے اللہ! یقیناً فلاں کا بیٹا فلاں تیری ذمہ داری اور تیری پناہ میں ہے اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ اور تو وفاء والا اور حق والا ہے لہذا تو اسے بخش دے، اس پر رحم فرما یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے۔" (ابو دائود (۳۲۰۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٤......اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْنِیْ فِیْ حَسَنَاتِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔

اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز رہے اگر یہ نیک تھا تو اسکی نیکیوں میں اضافہ کر اور اگر یہ گنہگار تھا تو اسے معاف فرما دے۔ (حاکم (۱/ ۳۵۹)

۵......نابالغ بچے کے لیے دعا

(اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا)

اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لیے پیشوا، امیر سامان اور باعث اجر بنا“

(صحیح بخاری قبل الحدیث (۱۳۳۵)